بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا — اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۴ اخاء ۱۳۵۳ہش ۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کچھ ضعف کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

نماز رُوحانیت کا سرچشمہ ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے۔ تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھالے تو یقیناً مرجاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ سنکھیا مارتا نہیں بلکہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو بہت سی اکٹھی موتیں انسانیت پر وارد کردے۔ انسان کو موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ سنکھیا کوئی اتنا مضر نہیں جتنا نماز نہ پڑھنا مضر ہے۔ کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت واقع ہوتی ہے لیکن نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اکٹھی کئی موتیں انسان پر لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَلَا یَحۡیٰی کہ دوزخ میں انسان نہ مر سکے گا اور نہ ہی زندہ رہے گا۔ ہر وقت اس کو موت آتی رہے گی لیکن اس کے باوجود وہ مر نہیں سکے گا۔ موت کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ بے حس نہیں ہوگا کہ اسے باقی موتوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ جتنے عیب، جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں ہوں گی وہ سب موت کی شکل میں اس کے سامنے نمودار ہوں گی اور ہر بدی اس کے لئے ایک موت لائے گی۔ ایک نماز نہ پڑھنے کی وجہ ایک موت ہوئی اور پھر دوسری موت دوسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ تیسری موت تیسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے اور بددیانتی اور بے ایمانی کرنے کی وجہ سے اس پر موتیں وارد ہوں گی۔ پس نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان

(باقی صــ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور عدیم النظیر قوتِ قدسی

روحانی انقلاب برپا کرنے میں آپ کو ایسی کامیابی حاصل ہوئی کہ جس کی کوئی اور نظیر نہیں ملتی

(۱) "اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کی آواز ان کو آگئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء صـ۱)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضوِ واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوارِ نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے فحش بت پرستی کرنیوالے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوبِ حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔" (فتح اسلام صـ۳۳ تا صـ۳۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۴ ماہ اخاء ۱۳۵۳ ہش

صحابۂ کرامؓ کی کامیابی کا اصل راز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کفارِ مکّہ کے مقابلہ میں تعداد میں بہت تھوڑے تھے، ان کے پاس نہ زر تھا نہ زور، وہ دُنیوی لحاظ سے بالکل بے بس و بے سہارا تھے۔ ظاہری لحاظ سے ان کے کامیاب ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اپنی اسی بے بسی اور بے کسی کی وجہ سے ہی وہ تیرہ سال تک مکّہ میں کفارِ مکّہ کی غالب اکثریت کے مظالم کا تختۂ مشق بنے رہے اور ان سب مظالم اور مصائب کو صبر سے برداشت کرتے رہے۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بالآخر صحابہؓ کی وہ چھوٹی سی کمزور اور بے بس و بے کس جماعت اپنے کثیر التعداد اور طاقتور مخالفوں پہ غالب آ کر رہی۔ وہ کیا چیز تھی جس نے اللہ تعالیٰ کے اپنے ان کمزور اور بے بس اور بے سہارا بندوں کو غلبہ عطا کیا؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان میں ایک وصف ایسا تھا جس سے ان کے طاقتور مخالف یکسر عاری تھے اور وہ وصف ہی ان کی تمام تر کامیابیوں کا ذمہ دار تھا۔ وہ وصف تھا تقویٰ اور یہ وصف اللہ تعالیٰ نے خود ان میں پیدا کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس فرقان اور مابہ الامتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ (الفتح آیت ۲۷)

ترجمہ: اُس وقت کو یاد کرو جبکہ کافروں نے اپنے دلوں میں ایسی جنبہ داری کی روح پھونکی جو جاہلیت کی جنبہ داری کی رُوح تھی۔ اس پر اللہ نے اپنی طرف سے نازل ہونے والی سکینت اپنے رسول کے دل پر اور مومنوں کے دل پر اتاری اور تقویٰ کے طریق پہ ان کے قدم کو مضبوط کر دیا اور وہی اس کے زیادہ مستحق تھے اور اسکے اہل تھے اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ ایک طرف جاہلیت کی جھوٹی غیرت اور طاقت کا گھمنڈ تھا اور دوسری طرف انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود تقویٰ اللہ کی باطنی طاقت تھی۔ اور یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ جب بھی ایک طرف جھوٹی غیرت اور طاقت کے گھمنڈ اور دوسری طرف تقویٰ اللہ کے درمیان مقابلہ ہو تو انجامکار ظاہری طاقت پر باطنی طاقت ہی غالب آیا کرتی ہے۔ اس میں شک نہیں درمیانی عرصہ میں متقیوں کو بہت کچھ مظالم برداشت کرنے اور نقصان اٹھانے پڑتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا کہ انجام کار وہ غالب نہ آئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ابدی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۝ (طٰہٰ آیت ۱۳۳)

اور انجام تقویٰ ہی کا بہتر ہوتا ہے۔

نیز تقویٰ کی عدیم النظیر باطنی طاقت، اور اس کے عظیم الشان ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (یونس آیات ۶۳ تا ۶۵)

سنو! جو لوگ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لائے اور پھر جنہوں نے تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھا۔ ان کے لئے اس ورلی زندگی میں بھی بشارت پانے کا انعام مقرر ہے اور بعد والی زندگی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی فرمودہ باتوں میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور یہی وہ کامیابی ہے (یعنی تقویٰ کی صفت سے متصف ہو کر خدائی بشارتوں کا مورد بننا) جو بڑی عظیم الشان کامیابی کہلا سکتی ہے۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ تقویٰ فی ذاتہٖ ایک ایسی زبردست باطنی طاقت ہے کہ ظاہری طاقت اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ بالآخر تقویٰ کی باطنی طاقت ہی ظاہری طاقت اور اس کے گھمنڈ پر غالب آ کر رہتی ہے۔ انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کامیابی کا راز اس ایک امر میں مضمر تھا کہ وہ تقویٰ اللہ کی باطنی طاقت سے مالا مال تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کی اہلیت اور استحقاق کے پیش نظر خود انہیں اس سے مالا مال کیا تھا جیسا کہ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا سے ثابت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خدائی جماعتیں جو ظاہری طاقت سے عاری اور بلحاظ تعداد و وسائل انتہائی کمزور و بے بضاعت ہوتی ہیں سب سے زیادہ کوشش اس امر کی کرتی ہیں کہ ان کے افراد اپنے اندر تقویٰ اللہ کی باطنی طاقت سے مالا مال ہونے کی اہلیت پیدا کریں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے سب سے زیادہ زور اس بات پر ہی دیا کہ وہ متقی بنیں اور یہ کہ اگر وہ تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں گے تو پھر ان کی کامیابی کو کوئی دنیا میں روک نہیں سکے گا اور ان کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ پورے طور پر تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں اور پھر وہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے قیام جماعت کی غرضِ غائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

(۲) "(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہئے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ، یہ حرام ہے۔ اگر تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دُنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۳) "بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پہ چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ ص۷)

(۴) "ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

پس غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں ہماری کامیابی کا راز بھی تقویٰ میں مضمر ہے اور بالخصوص ابتلاؤں کے ایام میں تو ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم خاص تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ تقویٰ کی باریک راہوں کی رعایت رکھیں اور یہ غم کل دُنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان کو لگا لیں کہ ہم میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہیں تو ایک نہیں ہزار ابتلاء ہوں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ:۔ "جو متقی بنیں گے ان کو معجزے کے طور پر بچایا جائے گا۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبر واکراہ سے مسلمان بنانا ناجائز ہے

کسی مسلمان سے جبراً کلمۂ کفر کہلوانے پر قرآنی حکم کیا ہے؟

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

قرآن مجید پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ چونکہ ایمان اور عقیدہ کا براہ راست دل سے تعلق ہوتا ہے اسی لئے عقیدہ وہی ہے جس پر دل مطمئن ہو ظاہر ہے کہ انسان کے اعضاء و جوارح میں سے دل ہی وہ عضو ہے جس پر جبر و اکراہ کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اسی بناء پر قرآن مجید نے اعلان فرمایا ہے کہ نہ جبر واکراہ سے ......

....

کسی شخص کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی جبر و تشدد سے کسی کو اسلام سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ ہر انسان کا عقیدہ وہی قرار دیا جائے گا جس پر اس کا اپنا دل مطمئن ہوگا۔

جن لوگوں کے عقائد کے بارے میں ان کے دل اور زبان میں تطابق نہیں ہوتا اسلام میں ان کی مذمت کی گئی ہے دل میں کفریہ عقائد رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص اسلام کا اظہار کرتا ہے۔ اسلامی عقائد کے ماننے کا دعویٰ کرتا ہے ایسے شخص کو قرآن مجید میں منافق قرار دیا گیا ہے۔ منافقین کے ذکر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔
(النساء ع ۲۱)

کہ منافقین جہنم کے نچلے ترین طبقہ میں ہوں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے مذہب کے بارے میں جبر و اکراہ کو سخت ناجائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ ع ۳۴)

کہ اسلام اپنے دلائل و براہین کے رو سے ایک کھلی صداقت ہے اس کی سچائی بالکل کھل چکی ہے اس لئے اس کے منوانے کے سلسلہ میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کی نہ ضرورت ہے نہ یہ جائز ہے دلائل کے رو سے جس کا دل مطمئن ہو جائیگا وہ خود بخود مسلمان ہو جائے گا اور جو شخص کفر کو ہی اختیار کرتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے۔ مگر آخرت میں یوم الحساب کے موقعہ وہ مستوجب سزا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اعلان کرواتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا
(الکہف ع ۴)

کہ لوگو! یہ قرآن اٹل صداقت تمہارے سامنے ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے وہ اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے اس کا انکار کر سکتا ہے ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے جس کے سراپردوں نے ان کا احاطہ کیا ہوگا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی یہی تعلیم دی کہ دین میں جبر جائز نہیں، اسی کی تلقین فرمائی اور جہاں کہیں اسباب سے ذرا بھی غلطی محسوس فرمائی اس پر فوراً متنبہ فرمایا غرض آپ نے اس اصل کو ایک واضح صداقت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ دین کے منوانے میں کسی قسم کا اکراہ روا نہیں ہے۔

(۲)

اسلام کامل دین ہے اس لئے اس نے جبر کے دوسرے پہلو کا بھی ذکر فرمایا ہے یعنی اگر کمزور اور ضعیف مسلمانوں کو جبر و تشدد سے اظہارِ کفر پر مجبور کیا جائے تو ان کا کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (النحل ع ۱۴)

کہ جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا انکار کر دے تو ان پر خدا کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے) ہاں جو شخص خود انکار نہ کرے بلکہ اسے انکار پر مجبور کیا جائے درانحالیکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو اس کا معاملہ علیحدہ ہے) ہاں جو پھر کفر پر پورے دل سے تیار ہو جائے تو ان پر بھی خدا کا غضب ہوگا اور ان کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے۔

اس آیت کریمہ میں ایسے شخص کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جو دل سے تو مومن ہے۔ ایمانی عقائد پر قائم ہے لیکن لوگوں کے جبر و اکراہ کا مقابلہ نہ کر سکنے کے باعث کلمۂ کفر کا اعلان کر دیتا ہے۔ ایسا شخص اگر بعد ازاں موقعہ پاتے ہی اگلی آیت میں مذکورہ طریق کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ فرمایا:۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (النحل ع ۱۴)

کہ پھر تیرا رب ان لوگوں کے لئے جو فتنہ میں مبتلا ہو جانے کے بعد ہجرت کر لیں اور جہاد کریں اور صبر و استقامت سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ جس طرح جبر سے کسی کو مسلمان بنانا جائز نہیں اسی طرح تشدد سے کسی مسلمان سے کلمۂ کفر کہلوانا بھی روا نہیں۔ فرمایا اگر کمزور مسلمان کو یہ مجبوری پیش آ جائے اور دل میں وہ صحیح ایمان پر قائم ہو اور بعد ازاں وہ ہجرت کر کے جہاد اور صبر و استقامت کو اختیار کرے تو ایسا شخص مسلمان ہی رہے گا اور خدا کی مغفرت کا وارث بنے گا۔ ہاں اگر بعد ازاں ایسا مجبور شخص کفر میں پختہ ہو جائے اور اس کے دل سے ایمان جاتا رہے تو وہ بھی دوسرے مرتدین کے زمرہ میں شمار ہوگا اور خدا کی جناب میں مستحق سزا قرار پائے گا۔

(۳)

جبر و تشدد سے مذہب تبدیل کرنا غیر معقول بات ہے۔ شریعت کے خلاف ہے مگر زمانہ قدیم سے صاحبانِ اقتدار اور جبابرہ یہ طریق اختیار کرتے رہے ہیں دھونس اور رعب کے علاوہ بڑے لوگ چھوٹے لوگوں کو انتہائی ظلم و ستم اور اکراہ کے ذریعہ سے اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں قرآن مجید فرماتا ہے:۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ۔
(اعراف ع ۱۱)

کہ حضرت شعیبؑ کی قوم کے متکبر سرداروں نے حضرت شعیبؑ سے کہا کہ ہم تجھے اور تیرے ساتھی مومنوں کو اپنے گاؤں اور وطن سے نکال دیں گے ورنہ تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ حضرت شعیبؑ نے جواباً فرمایا کہ تم ہم کو اپنے مذہب میں اس صورت میں بھی لوٹاتے ہو کہ ہم اسے ناپسند کرنے والے ہوں کیا یہ معقول ہے کہ ہم اس مذہب کو ناپسند کرتے ہوں اور تم ہم کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کرتے ہو قوم شعیبؑ کی دھمکی سے انتہائی جبر و اکراہ کا اظہار ہوتا ہے اور حضرت شعیبؑ کے جواب سے ظاہر ہے کہ کسی شخص کو اس کی خلاف مرضی کسی مذہب میں داخل کرنا نامعقول بات ہے۔ ایسا کرنا ہرگز روا نہیں

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مختلف قوموں کے پاس رسول آئے تو ان لوگوں نے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں وطنوں سے بے وطن کر دیں گے ورنہ تم ہمارے مذہب میں واپس آ جاؤ۔ فرمایا:۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ (ابراہیم ع۲)

کہ کافر لوگوں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ یا تو تم ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ ورنہ ہم تم کو اپنے وطن سے نکال دیں گے۔ تب رسولوں کے رب نے ان پر وحی نازل کی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر کے تمہیں اس ملک میں آباد کریں گے۔ میرا یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میری شان سے ڈرتے اور میرے وعید سے خائف ہوتے ہیں۔"

ان آیات سے ظاہر ہے کہ منکرین نبیوں کو اور اُن کے متبعین کو ڈرا دھمکا کر اور ملک بدر کرنے کا اعلان کر کے اپنے مذہب میں واپس آنے کی کوشش کرتے رہے ہیں قرآن مجید نے اس طریق کی مذمت کی ہے اور اسے ناجائز قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمیشہ مظلوموں کی مدد و نصرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس یہ واضح مسئلہ ہے کہ نہ کسی شخص کو جبراً مسلمان بنانا جائز ہے اور نہ کسی پر جبر و اکراہ کر کے اس سے کلمہ کفر کہلوانا روا ہے جو مومن دشمنوں کے جبر و اکراہ کا مقابلہ کریں ان کا مقام بہت اونچا ہے لیکن جو اس میدان میں مجبوراً کمزوری دکھائیں اگر ان کا دل ایمان سے معمور ہے تو ان سے جبری طور پر کہلوایا ہوا کلمہ کفر اللہ کے ہاں قابل معافی ہوگا بشرطیکہ وہ بعد ازاں صحیح اسلامی زندگی اختیار کر لیں۔

(۵)

آیات قرآنیہ کی رو سے جھوٹے طور پر دعوٰئے ایمان کرنے والے کا حکم بھی بیان ہو چکا اور جس سے جبراً کلمہ کفر کہلوایا جائے اس کا حکم بھی بیان ہو چکا اب ایک اور قسم باقی ہے اور وہ وہ لوگ ہیں کہ ان پر حق کھل گیا ہے اور وہ دل میں ایمان لا چکے ہیں لیکن ماحول سے ڈر کر یا منکرین کے تشدد کا خطرہ محسوس کر کے وہ ابھی اظہار ایمان نہیں کر سکتے یا ابھی ان پر پورے طور پر حق ثابت نہیں ہوا لیکن ایمان کا پہلو غالب ہو چکا ہے ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟ قرآن مجید نے ایسے ایک شخص کا واقعہ یوں ذکر فرمایا۔ جب فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا فیصلہ ہو رہا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔

(المومن ع۴)

کہ عین اس وقت آل فرعون میں سے ایک مومن مرد مومن نے جو پہلے ایمان کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھا۔ بڑی جرأت سے کہا کہ کیا تم ایسے مرد خدا کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کے ہاں سے تمہارے پاس دلائل لے کر آیا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے جو خبریں آئندہ کی وہ تمہیں دے رہا ہے ان میں سے بعض تم کو ضرور پہنچ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے اور مسرف کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔"

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا ہے جو واقعی مومن تھا لیکن قبل ازیں اس نے اپنے ایمان کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا تھا ہاں وقت آنے پر پوری جرأت سے اس کا اظہار کر دیا پس ایسے لوگ جو مراحل تحقیق میں یا جانب ایمان میں ہوں یا جن پر حق کھل گیا مگر وہ فوری طور پر اظہار ایمان نہیں کرتے دل میں مان گئے ہیں مگر کسی وجہ یا مصلحت سے ابھی پردہ اخفاء میں رکھ رہے ہیں وہ بھی عند اللہ زمرہ مومنین میں شمار ہوں گے۔ اگرچہ اس شخص کے حق میں فوری اظہار زیادہ بہتر ہے۔

غرض ایمان اور اسلام کا معاملہ درحقیقت انسان کے دل سے تعلق رکھتا ہے اسی لئے اس کی جزا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے جو دلوں کے حالات کو جانتا ہے اس کے برعکس محض کفر و ارتداد کی سزا بھی وہی دیتا ہے کیونکہ یہ معاملہ بھی انسانوں کے دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔

وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

نمازوں میں گریہ وزاری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔

(ترمذی شریف)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ شخص آگ میں داخل نہ ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کی خشیت سے رویا یہاں تک کہ دودھ پستان میں واپس چلا جائے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جو غبار پڑا وہ اور جہنم کی آگ اکٹھی ہو سکتی ہے۔

تشریح:۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے دل ڈرتا اور لرزتا ہے۔ تو یہ خشیت آنسو بن کر آنکھوں سے ٹپکتی ہے پروردگار کے حضور موتیوں کا یہ نذرانہ رد نہیں ہوتا۔ اگر ڈبڈباتی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ ماں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔

بچہ جب آنکھوں میں آنسو بھر کر ماں کی طرف لپکتا ہے تو ماں بھی بازو کھول کر اُسے سینے سے لگا لیتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

؎ ہر کہ نالد بدرگہت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد باز

جو بھی تیری درگاہ میں عاجزی سے آنسو بہاتا ہے۔ وہ اپنے گم کردہ نصیبے کو پھر واپس لے آتا ہے۔ شرط یہ ہے۔ کہ آنسو اس کے خوف اور محبت کے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک متبع کہتا ہے کہ

؎ سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

پس خدا تعالیٰ کے حضور رونے کا سلیقہ سیکھیں کہ ان ہتھیاروں سے ہم اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لا سکتے ہیں۔ مسیح پاک انسانوں کو اسکے در پہ سکھانے کے لئے آئے تھے۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ مولوی صاحب! آپ بڑے خوش بیان واعظ اور اجل عالم تھے۔ آپ نے مرزا صاحب سے کیا سیکھا؟ فرمایا۔ پہلے میں لوگوں کو رلاتا تھا۔ لیکن خود رونا نہیں آتا تھا۔ مرزا صاحب سے خود رونا سیکھا اور یہ رونا زیادہ تر نماز میں اور دعا کے وقت ہو۔

حدیث شریف میں آیا ہے:۔ "نماز کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے اس طرح آواز آتی تھی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔" اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بھی فرماتے تھے۔ کہ میں نے تہجد کی نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طرح گریہ وزاری کرتے دیکھا ہے۔ جیسے کوئی دردِ زہ میں مبتلا عورت ہو۔"

مرسلہ:۔
(قریشی محمد حنیف قمر علوی تربیلا ڈیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے غانا میں ایک اور مسجد کی تعمیر

مجلس نصرت جہاں کے دو۲ اساتذہ کا قابلِ ستائش دینی جذبہ

مغربی افریقہ کے ملک غانا کے طول و عرض میں، خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی دو صد کے قریب مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت غانا میں کام کرنے والے ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کرام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ذاتی مصارف میں سے رقم بچا کر تعمیر مساجد جیسے نیک کام میں دِل کھول کر حصّہ لے رہے ہیں۔ کچھ ہی عرصہ قبل مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے غانا کے شہر کماسی میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔

اب غانا کے ہی ایک قصبہ فومینا میں جہاں پر کہ مجلس نصرت جہاں کا ایک ہائی سکول ہے اللہ تعالیٰ نے دو۲ واقفِ زندگی اساتذہ کو توفیق عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے خرچ پر اِس قصبہ میں ایک مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے چنانچہ مکرم سیّد ساجد احمد صاحب ایم۔ایس سی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اپنے مکتوب ۲۳ اگست ۱۹۷۴ء میں لکھتے ہیں:۔

"سیّدی و مولائی! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

نہایت ادب سے عرض ہے کہ فومینا میں کوئی مسقف مسجد نہ تھی۔ سکول کی نئی عمارت کے قریب محترم کمال الدین صاحب اور خاکسار سیّد ساجد احمد نے ایک چھوٹی سی مسجد کی تعمیر شروع کی ہے۔ ۱۸؍اگست ۱۹۷۴ء کو محترم نصیر احمد صاحب ریجنل مشنری اشانٹی ریجن نے سنگِ بنیاد رکھا۔ حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فومینا کی سب سے پہلی احمدیہ مسجد کو بخیر و خوبی مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری کوشش کو قبول فرمائے۔ اپنے فضل و کرم سے اِس میں برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین"۔

قائدِ اعظم کے مزار کے احاطہ میں

تحریکِ پاکستان کے ممتاز رہنما جناب نورالامین کی میّت کو سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ اور تدفین میں سندھ کے وزیرِ اعلیٰ، دیگر صوبائی وزراء اور عوام کی شرکت

کراچی۔ تحریکِ پاکستان کے ممتاز رہنما، قائد اعظم کے معتمد ساتھی، پاکستان کے سابق نائب صدر اور بزرگ سیاستدان جناب نورالامین کی میّت کو ۳؍اکتوبر ۱۹۷۴ء کو بوقت سہ پہر قائد اعظم کے مزار کے احاطہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا، انہیں سردار عبدالرب نشتر کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے۔ تدفین سے قبل نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سندھ کے وزیر اعلیٰ جناب غلام مصطفےٰ جتوئی، دیگر صوبائی وزراء، مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران، اعلیٰ حکام اور عوام نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ان کی میّت اسی روز ایک خصوصی طیارے میں راولپنڈی سے کراچی لائی گئی تھی میّت کراچی روانہ ہونے سے قبل جی۔ایچ۔کیو گراؤنڈ راولپنڈی میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں صدر جناب فضل الٰہی چوہدری، وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو، مرکزی وزراء، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان اور عوام نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔

جناب نورالامین ۲؍اکتوبر کی صبح کو ۷۷ سال کی عمر میں راولپنڈی میں وفات پا گئے تھے۔

نورالامین مرحوم عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ یکم اور ۲؍اکتوبر کی درمیانی شب رات گئے ان کے سینے میں درد اُٹھا تو دل کے امراض کے ایک ماہر معالج نے ان کا معائنہ کیا اور انہیں ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔ مرحوم کو ہسپتال پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے تھے کہ وہ مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر روح الامین دو صاحبزادیاں اور پوتے پوتیاں آخری وقت میں ان کے پاس تھیں۔ ان کے پسماندگان میں تین صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں شامل ہیں۔ دو صاحبزادے اِن دنوں لندن میں اور دو صاحبزادیاں بنگلہ دیش میں، دو امریکہ میں اور ایک صاحبزادی نیپال میں مقیم ہیں۔

اِن کی وفات پر صدر فضل الٰہی چوہدری وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اور دیگر رہنماؤں نے مرحوم کی قومی و ملّی خدمات پر خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے گہرے غم و الم کا اظہار کیا۔

نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے

(بقیہ صفحہ اوّل)

کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کئی موتیں وارد کرتا ہے اس سے بچنا چاہیئے اور نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے"۔

(مشعلِ راہ صفحہ ۴۲۶، ۴۲۷)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴؍اخاء۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پچھلے دنوں چکر آنے کی وجہ سے اپنے کمرہ میں گر گئی تھیں جس کی وجہ سے دائیں گھٹنہ اور پنڈلی پہ سخت چوٹ آئی اور دل کو بھی سخت دھچکا لگا۔ اُس وقت سے طبیعت چوٹ اور کمزوری کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت اِن ایّام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ ان تمام بہنوں اور بھائیوں کے لئے جن کی طرف سے آپ کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط موصول ہوتے ہیں اور کُل جماعت کے لئے التزام سے دعائیں فرماتی ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد شفیق صاحب قیصر شعبہ تصنیف وکالتِ تبشیر ربوہ کو بتاریخ ۱۵؍رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ (مطابق ۲؍اخاء ۱۳۵۳ھش و ۲؍اکتوبر ۱۹۷۴ء) بروز بدھ بوقت چار بجے صبح فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام محمد لطیف رکھا ہے نومولود مکرم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اسے نیک صالح خادمِ دین، بلند اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صَدقات کا انعام

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک قرآن کریم میں فرماتے ہیں :-
اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ (سورۃ یوسف)
یعنی اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو یقیناً بڑا اجر دیتا ہے۔
سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :-
"یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے، خدا تعالیٰ اُسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسی کو اس کی امید بھی نہیں ہوتی۔ ...... تم یہ مت گمان کرو کہ تمہاری قربانیاں ضائع چلی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جو انعام مقرر کیا ہے، وہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بالا ہے۔"
رمضان المبارک اور صدقات کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ تحریک جدید کی مالی قربانیاں بھی صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتی ہیں۔
تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے ہمارے مجاہدینِ تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اپنے کئے ہوئے وعدہ جات کو ۲۹ر رمضان المبارک سے قبل ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی غیر معمولی برکات اور اسکے انعامات کے مستحق بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تعلیم القرآن کے بارہ میں زرّیں ارشادات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-
- وہ غرض جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے صرف قرآن کریم کے پڑھنے، سمجھنے، اس سے فیض حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔
- قرآن کریم ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں محض اپنے فضل سے عطاء کی ہے۔
- قرآن کریم کے بغیر انسان اپنی زندگی کا مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔
- قرآن کریم ہماری رُوح کی غذا ہے۔ اس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔
- قرآن کریم ہمارا محبوب ہے۔ ہمیں اس کتاب سے شدید محبّت ہے۔
- قرآن مجید روحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے۔
- اے میرے عزیزو! قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ۔ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو۔
- تمام دینی اور دُنیوی برکتیں اس سے حاصل کرو۔
- وطن عزیز کا ہر طبقہ اور مُلک کا ہر گوشہ اس نُور کا محتاج ہے۔
- ہماری رُوحانی بقاء کا انحصار قرآن کریم پر ہے۔
- قرآن کریم کا سمجھنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔
- قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ہی ہمیں زندہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے فیوض سے ہمیشہ فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

(مرسلہ سردار عبد الحق شاکر واقفِ زندگی ربوہ)

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا بیٹا انیس احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مکینیکل انجینئرنگ کے پاور گروپ (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) میں دوم قرار دیا گیا ہے۔ نیز میری بیٹی رضوانہ بشیر سلمہا اللہ تعالیٰ نے میٹرک کے امتحان (سائنس گروپ) میں ۷۴۰ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک
قارئین کرام دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی دینی و دُنیاوی لحاظ سے بہتر بن کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

(بشریٰ بشیر لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)

زکوٰۃ اور ماہِ مبارک رمضان

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست خاص برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔
ایسے مخلص اور ایثار کرنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہ مبارک رمضان اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی فرماویں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خریداران الفرقان سے ضروری التماس

ماہ ستمبر کا الفرقان جملہ خریداران کے نام پوسٹ کیا جا چکا ہے امید ہے کہ سب احباب کو مل گیا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو اندرون ملک ۲۸ر ستمبر تک نہ پہنچے تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر دوبارہ بھیجا جا سکے گا۔
جن احباب کا سالانہ چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کئے گئے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ وہ وی پی وصول فرمالیں۔ ان دنوں کاغذ کی دِقّت اور گرانی کے باعث اشاعت میں پہلے ہی مشکلات ہیں وی پی واپس آنے سے مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

نماز پر کاربند ہو جاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"مَیں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچّا تعلّق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۴)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری ٹانگ میں ابھی تکلیف جاری ہے۔ آرام نہیں آرہا۔ آجکل کراچی میں ڈاکٹروں سے مشورہ کر رہا ہوں۔ خدا کرے کوئی بہتر علاج مل جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے اور میری پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ (احمد دین راجپوت سمبڑیال حال کراچی شہر)
۲۔ میرے بھائی کو سانس کی تکلیف ہے مسلسل علاج کے باوجود مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی ✤ اولین ✤ شہرہ آفاق
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ ✤ ربوہ ✤ ٹنڈو محمد خان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸